موٹر کے چھینٹے

- پریم چند -

کیا نام کہ صبح سنان -پوجا سے نپٹ، تِلک لگا، پِتامبر پہن، کھڑاؤں پاؤں میں ڈال بغل میں پترا دبا ، ہاتھ میں موٹا سا شترو مستک بھنجن لے ایک ججمان کے گھر چلا ۔ بیاہ کی سائیت طے کرنی تھی ۔ کم سے کم ایک کل دار کا ڈول تھا ۔ جل پان اوپر سے ۔ اور میرا جل پان معمولی جل پان نہیں تھا ۔ بابوؤں کو مجھے بُلانے کی ہمّت ہی نہیں پڑتی ۔ اُن کا مہینے بھر کا ناشتا میرا ایک روز کا جل پان ہے ۔ اِس موضوع میں تو ہم اپنے سیٹھوں سہوکاروں کے قائل ہیں ۔ ایسا کھلاتے ہیں، ایسا کھلاتے ہیں، اور اِتنے کھُلے من سے کہ چولا آنندِت ہو اُٹھتا ہے ۔ ججمان کا دل دیکھ کر ہی میں اُن کی دعوت قبول کرتا ہوں ۔کھلاتے وقت کسی نے رونی صورت بنائی اور میری بھوک غائب ہوئی ۔ روکر کسی نے کھلایا تو کیوں؟ ایسا بھوجن کم سے کم مجھے نہیں پچتا ۔ ججمان ایسا چاہئے کہ للکارتا جائے --- لو شاستری جی ، ایک بالوشاہی اور ۔ اور میں کہتا جاؤں --- نہیں ججمان، اب نہیں ۔

رات خوب بارِش ہوئی تھی، سڑک پر جگہ جگہ پانی جمع تھا ۔ میں اپنے خیالوں میں مگن چلا جا رہا تھا کہ ایک موٹر چھپ چھپ کرتی ہوئی نکل گئی ۔ منہ پر چھینٹے پڑے ۔ جو دیکھتا ہوں تو دھوتی پر مانو کسی نے کیچڑ گھول کر ڈال دیا ہو ۔ کپڑے خراب ہوئے وہ الگ ، بدن گندا ہوا وہ الگ ، مالی نُقصان جو ہوا وہ الگ ۔ اگر موٹروالوں کو پکڑ پاتا ، تو ایسی مرمّت کرتا کہ وہ بھی یاد کرتے ۔ من مسوس کر رہ گیا ۔ اِس لِباس میں ججمان کے گھر تو جا نہیں سکتا تھا ، اپنا گھر بھی مِیل بھر سے کم نہ تھا ۔ پھر آنے جانے والے سب میری اور دیکھ دیکھ کر تالیاں بجا رہے تھے ۔ ایسی خراب حالت میری کبھی نہیں ہوئی تھی ۔ اب کیا کروگے من؟ گھر جاؤگے تو پنڈتائن کیا کہینگی ؟

میں نے فوراً اپنی ذمہ داری طے کی ۔ اِدھر اُدھر سے دس بارہ پتھر کے ٹُکڑے بٹور لئے اور دوسری موٹر کی راہ دیکھنے لگا ۔ برہم تیج سر پر بیٹھا ۔ ابھی دس منٹ نہ گذرے ہونگے کہ ایک موٹر آتی ہوئی دکھائی دی ۔ اوہو! وہی موٹر تھی ۔ شاید مالک کو لے کر اِسٹیشن سے لوٹ رہی تھی ۔ جیوں ہی نزدیک آئی ، میں نے ایک پتھر چلایا ، بھرپُر زور لگاکر چلایا ۔ صاحب کی ٹوپی اُڑ کر سڑک کے اُس بازو پر گِری ۔ موٹر کی رفتار کم ہوئی ۔ میں نے دوسرا پھیر کیا ۔

کھِڑکی کے شیشے چور چور ہو گئے اور ایک ٹُکڑا صاحب بہادُر کے گال میں بھی لگا ۔ خون بہنے لگا ۔ موٹر رُکی اور صاحب اُتر کر میری طرف آئے اور گھونسا تان کر بولے سُؤر ، ہم تم کو پولیس میں دیگا ۔ اِتنا سُننا تھا کہ میں نے پوتھی پترا زمین پر پھینکا اور صاحب کی کمر پکڑ کر اڑنگی لگایی، تو کیچڑ میں بھد سے گرے ۔ میں نے چٹ سواری گانٹھی اور گردن پر ایک پچیس رڈّے تابڑتوڑ جمائے کہ صاحب چوندھیا گئے ۔ اِتنے میں اُن کی بیوی اُتر آئیں ۔ اُونچی ایڑی کا جوتا ، ریشمی ساڑی ، گالوں پر پاوڈر ، اونٹھوں پر رنگ ، بھونہوں پر سیاہی ۔ مجھے چھاتے سے گودنے لگیں ۔ میں نے صاحب کو چھوڑ دیا اور ڈنڈا سمبھالتا ہوا بولا --- دیوی جی آپ مردوں کے بیچ نہ پڑیں ،کہیں چوٹ چپیٹ آ جائے ، تو مجھے دُکھ ہوگا ۔

صاحب نے موقع پایا ، تو سمبھل کر اُٹھے اور اپنے بوٹدار پیروں سے مجھے ایک ٹھوکر جمائی ۔ میرے گھٹنے میں بڑی چوٹ لگی ۔ میں نے بوکھلا کر ڈنڈا اُٹھا لیا اور صاحب کے پانو میں جما دیا۔ وہ کٹے پیڑ کی طرح گِرے ۔ میم صاحب چھتری تان کر دوڑیں ۔ میں نے دھیرے سے اُن کی چھتری چھین کر پھینک دی ۔ ڈرایور ابھی تک بیٹھا تھا۔ اب وہ بھی اُترا اور چھڑی لے کر مجھ پر پل پڑا۔ میں نے ایک ڈنڈا اُس کے بھی جمایا ،لوٹ گیا ۔ پچاسوں آدمی تماشا

دیکھنے جمع ہو گئے ۔ صاحب زمین پر پڑے پڑے بولے --- ریسکل، ہم تم کو پولیس میں دیگا ۔

میں نے پھر ڈنڈا سمبھالا اور چاہتا تھا کہ کھوپڑی پر جماؤں کہ صاحب نے ہاتھ جوڑ کر کہا --- نہیں، نہیں بابا، ہم پولیس میں نہیں جایگا ۔ معافی دو ۔

میں نے کہا --- ہاں ، پولیس کا نام نہ لینا ، نہیں تو یہیں کھوپڑی رنگ دوں گا۔ بہت ہوگا ، چھ مہینے کی سزا ہو جائیگی ؛ مگر تمہاری عادت چھڑا دوں گا ۔ موٹر چلاتے ہو اور چھینٹے اُڑاتے چلتے ہو ، مارے گھمنڈ کے اندھے ہو جاتے ہو ۔ سامنے یا بغل میں کون جا رہا ہے اِس کی کُچھ توجہ ہی نہیں رکھتے ۔

ایک دیکھنے والے نے شکایت کی --- ارے مہاراج ، موٹر والے جان بوجھ کر چھینٹے اُڑاتے ہیں اور جب آدمی لتھپتھ ہو جاتا ہے ، تو سب اُس کا تماشا دیکھتے ہیں اور خوب ہنستے ہیں ۔ آپ نے بڑا اچّھا کیا کہ ایک کو ٹھیک کیا ۔

میں نے صاحب کو للکار کر کہا --- سُنتا ہے کُچھ ، عوام کیا کہتا ہے؟

صاحب نے اُس آدمی کی اور لال لال آنکھوں سے دیکھ کر کہا --- تم جھوٹ بولتا ہے ۔ بالکل جھوٹ بولتا ہے ۔

میں نے ڈانٹا --- ابھی تمہاری ہیکڑی کم نہیں ہوئی ، آؤں پھر اور دوں ایک سونٹا کس کے ؟
صاحب نے گھِگھِیا کر کہا --- ارے نہیں بابا ، سچ بولتا ہے ، سچ بولتا ہے ۔ اب تو خوش ہوا ۔

دوسرا تماش بین بولا --- ابھی جو چاہیں کہہ دیں ؛ لیکن جیوں ہی گاڑی پر بیٹھیں تو وہی حرکت شُروع کر دینگے ۔ گاڑی پر بیٹھتے ہی سب اپنے کو نواب کا ناتی سمجھنے لگتے ہیں ۔ دوسرے مہاشے بولے --- اِس سے کہِئے تھوک کر چاٹے ۔

تیسرے سجّن نے کہا --- نہیں ، کان پکڑ کر اُٹھایئے بیٹھئے ۔

چوتھا بولا اور ڈرایور کو بھی ۔ یہ سب بدمعاش ہوتے ہیں ۔ مال دار آدمی گھمنڈ کرے تو ایک بات ہے، تم کِس بات پر اکڑتے ہو؟ چکّر ہاتھ میں لیا اور

آنکھوں پر پردہ پڑا ۔

مجھے یہ تجویز منظور تھی ۔ ڈرایور اور مالِک دونوں ہی کو کان پکڑ کر اُٹھانا بیٹھانا چاہیئے اور میم صاحب گِنیں ۔ سُنو میم صاحب ، تم کو گِننا ہوگا ۔ پوری سو بیٹھکیں ۔ ایک بھی کم نہیں ، زیادہ جِتنی چاہیں ، ہو جایں ۔

دو آدمیوں نے صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اُٹھایا ، دونے ڈرایور مہودے کا ۔ ڈرایور بے چارے کی ٹانگ میں حوٹ تھی ، پھر بھی وہ بیٹھکیں لگانے لگا ۔ صاحب کی اکڑ بھی کافی تھی ۔ آپ لیٹ گئے اور اُول جلُول بکنے لگے ۔ میں اُس وقت رُدرا بنا ہوا تھا ۔ دِل میں ٹھان لیا تھا کہ اِس سے بغیر سو بیٹھکیں لگوائے نہ چھوڑوں گا ۔ چار آدمیوں کو حُکم دیا کہ گاڑی کو ڈھکیل کر سڑک کے نیچے گِرا دو ۔

حُکم کی دیر تھی ۔ چار کی جگہ پچاس آدمی لِپٹ گئے اور گاڑی کو ڈھکیلنے لگے ۔ وہ سڑک بہت اونچی تھی ۔ دونوں طرف کی زمین نیچی ۔ گاڑی نیچے گِرتی اور ٹوٹ ٹاٹ کر ڈھیر ہو جاتی ۔ گاڑی سڑک کے کِنارے تک پہنچ چُکی تھی کہ صاحب کانکھ کر کھڑے ہوئے اور بولے --- بابا، گاڑی کو مت توڑو ، ہم

اُٹھے بیٹھیگا ۔

میں نے آدمیوں کو الگ ہٹ جانے کا حکم دیا ۔ مگر سبھوں کو ایک دلّگی مل گئی تھی ۔ کِسی نے میری اور توجہ نہیں دی ۔ لیکن جب میں ڈنڈا لے کر اُن کی اور دوڑا تب سب گاڑی چھوڑ کر بھاگے اور صاحب نے آنکھیں بند کر کے بیٹھکیں لگانی شُرُوع کیں ۔

میں نے دس بیٹھکوں کے بعد میم صاحب سے پوچھا --- کتنی بیٹھکیں ہوئی ؟

میم صاحب نے رعب سے جواب دیا --- ہم نہیں گِنتا ۔
''تو اِس طرح صاحب دِن بھر کانکھتے رہیں گے اور میں نہ چھوڑوں گا ۔ اگر اُن کو کُشل سے گھر لے جانا چاہتی ہو ، تو بیٹھکیں گِن دو ۔ میں اُن کو رِہا کر دوں گا ۔''

صاحب نے دیکھا کہ بغیر دنڈ بھوگے جان نہ بچیگی ، تو بیٹھکیں لگانے لگے ۔
ایک ، دو ، تین ، چار ، پانچ ...

یکایک ایک دوسری موٹر آتی دِکھائی دی ۔ صاحب نے دیکھا اور ناک رگڑ کر بولے --- پنڈِت جی ، آپ میرا باپ ہے ۔ مجھ پر رحم کرو ، اب ہم کبھی

موٹر پر نہ بیٹھیں گے ۔ مجھے بھی دیا آ گئی ۔ بولا --- نہیں ، موٹر پر بیٹھنے سے میں نہیں روکتا ، اِتنا ہی کہتا ہوں کہ موٹر پر بیٹھ کر بھی آدمیوں کو آدمی سمجھو ۔

دوسری گاڑی تیز چلی آتی تھی ۔ میں نے اِشارہ کیا ۔ سب آدمیوں نے دو دو پتّھر اُٹھا لئے ۔ اُس گاڑی کا مالک خود ڈرایو کر رہا تھا ۔ گاڑی دھیمی کر کے دھیرے سے سرک جانا چاہتا کہ میں نے بڑھ کر اُس کے دو کان پکڑے اور خوب زور سے ہِلا کر اور دونوں گالوں پر ایک ایک پڑاکا دے کر کہا --- گاڑی سے چھینٹے نہ اُڑایا کرو ، سمجھے ۔ چُپکے سے چلے جاؤ ۔

یہ مہودئے بک جھک تو کرتے رہے ؛ مگر ایک سو آدمیوں کو پتّھر لئے کھڑا دیکھا ، تو بغیر کان پونچھ ڈُلائے چلتے ہوئے ۔

اُن کے جانے کے ایک دو منٹ بعد دوسری گاڑی آئی ۔ میں تے ۵۰ آدمیوں کو راہ روک لینے کا حُکم دیا ۔ گاڑی رُک گئی ۔ میں نے اُنہیں بھی چار پڑاکے

دے کر بِدا کیا ؛ مگر یہ بیچارے آدمی شریف آدمی تھے ۔ مزے سے چوٹیں کھا کر چلتے ہوئے ۔

یکایک پولیس آ رہی ہے ۔

اور سب کے سب ہُر ہو گئے ۔ میں بھی سڑک کے نیچے اُتر گیا اور ایک گلی میں گھُس کر غایب ہو گیا ۔

Glossary

wedding, marriage (m) = بیاہ

subject (m) = موضوع

to accept (v.t.) = قبول کرنا

clothes (m) = لِباس

responsibility (f) = ذمہداری

attention (f) = توجہ

witness (m) = تماش بین

to be acceptable (v.i.) = منظور ہونا

to pity, have mercy (v.t.) = رحم کرنا

to set, decide (v.t.) = طے کرنا

invitation (f) = دعوت

rain (f) = بارِش

immediately (adv) = فوراً

speed, pace (m) = رفتار

public, people (m) = عوام

proposal (f) = تجوِیز

suddenly (adv) = یکایک